AN ANALYTICAL STUDY OF CRITICISM OF SHEIKH NASIR UDDIN AL-ALBANI ON THE NARRATORS OF SAHIH BUKHARI

صحیح بخاری کے راویوں پر شیخ ناصر الدین البانیؒ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

Dr. Muhammad Shahid, Assistant Professor, Dept. Hadees & Seerat, Allama Iqbal Open University, Islamabad. Email: Shahid_edu98@yahoo.com , Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-7178-5963

Dr. Muhammad Ishaq, Assistant Professor, Dept. of Usooluddin, University of Karachi. Email: dr.ishaqalam@gmail.com , Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-9725-2164

Dr. Aijaz Ali Khoso, Director, Center of Sufi Studies and Publications (CSSRP), The University of Sufism and Modern Sciences, Bhitshah, Sindh. Email: aijazali@usms.edu.pk , Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-1002-9881

ABSTRACT:

Sahih Bukhari is a book of sahih hadiths, according to the majority of Muslims. However, some Mohadithin like Ibn-e-Adi, Abu Hatam Razi, Ibn-e-Habban, Imam Ahmad Bin Hanbal and Imam Nasai declared some of its narrators as "Motakallam Feeh." Hafiz Ibn-e-Hajar defended most of the narrators who were declared as "Motakallam Fih" by above Mohadithin in his book Hady-us-Sari.Allama Jalal-ud-Din Suyuti stated that the above declared "Motakallam Fih" narrators were Sahih at the time of composition of Sahih Bukhari. Shah Waliullah explained that "the mohaddithin agreed with authenticity of Sahih Bukhari ..."Sheikh Muhammad Nasiruddin al-Albani is a Mohaddith of last century. His major research area is Hadith and Uloom-ul-Hadith. He declared some narrators of Sahih Bukhari as Daeef in his books, though Hafiz Ibne Hajar already decleared these narrators as sahih .It is fact that most of hadiths which Imam Bukhari collected from "mutkallam fih" narrators were "shawahid", "mtabiat" and "taliqat." As a result of above discussion, the opinions of Ibn-e-Adi, Abu Hatam Razi, Ibn-e-Habban, Imam Ahmad bin Hanbal, Imam Nasai and Shaikh al-Abani, cannot be accepted.

KEYWORDS: *Criticism Of Sheikh Nasir Uddin Al-Albani, Sahih Bukhari, Narrators of Sahih Bukhari.*

صحیح بخاری حدیث کی ایسی کتاب ہے جو صحیح ترین کتاب شمار ہوتی ہے اور صحاح ستہ میں اس کو باعتبار صحت اولین مقام حاصل ہے لیکن اس کے باوجود مختلف ادوار میں اسکے راویوں اور اس کی احادیث پر کلام بھی ہوتا رہا ہے۔ اس کلام کی ایک وجہ تو صحت وضعف کے اصول میں مختلف محدثین کے آپس کا اختلاف اور قبولیت ورد حدیث کے معیار میں محدثین وفقہاء کا اختلاف ہے۔ دوسری وجہ اصول حدیث کا ارتقاء ہے۔ تیسری وجہ فن جرح وتعدیل میں آراء کا اختلاف ہے۔ چوتھی وجہ فن جرح وتعدیل کا ارتقاء ہے۔ پانچویں وجہ متاخرین کے بنائے ہوئے اصول جرح وتعدیل کی روشنی میں متقدمین محدثین کی روایات کی جانچ وپرکھ ہے۔ چھٹی وجہ فن اسماء الرجال انسانوں کی انسانوں کے بارے میں آراء ہیں جن میں خطاء کا احتمال موجود ہے۔ ساتویں وجہ اسباب جرح کا مختلف ہونا ہے۔ ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ متکلم فیہ راوی کی تمام روایات ضروری نہیں کہ ضعیف ہوں۔ اس کے علاوہ دیگر وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔

1. صحیح بخاری میں متکلم فیہ راویوں کی تعداد:

صحیح بخاری میں متکلم فیہ راویوں کی تعداد کیا ہے اس کے متعلق مختلف محدثین کی آراء مختلف ہیں۔ ذیل میں کچھ آراء کا ذکر کیا جاتا ہے۔

i. علامہ سخاوی کی رائے:

"فتح المغیث شرح الفیہ الحدیث" میں علامہ سخاویؒ بخاری کے متکلم فیہ راویوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"الْمُتَكَلَّمُ فِيهِ بِالضَّعْفِ مِنْهُمْ نَحْوٌ مِنْ ثَمَانِينَ"

بخاری میں متکلم فیہ راویوں کی تعداد اسّی ہے[1]۔

ii. ابن الصلاح کی رائے:

مقدمہ ابن الصلاح میں یہ مذکور ہے امام بخاری نے ایک ایسی جماعت سے روایات لی ہیں جن پر متقدمین نے جرح کی ہے۔

"احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِجَمَاعَةٍ سَبَقَ مِنْ غَيْرِهِ الْجَرْحُ لَهُمْ"[2]۔

بخاری نے ایک ایسی جماعت سے روایات لی ہیں جن پر متقدمین نے جرح کی ہے۔

iii. علامہ عینی کی رائے:

عمدۃ القاری میں ہے کہ صحیح بخاری کے راویوں کی ایک جماعت پر بعض متقدمین نے جرح کی ہے

"فِي الصَّحِيح جمَاعَة جرحهم بعض الْمُتَقَدّمين"[3]۔

بخاری میں راویں کی ایسی جماعت ہے جس پر بعض متقدمین نے جرح کی ہے۔

iv. ابو حاتم رازی کی رائے:

صحیح بخاری کے اسّی راوی ایسے ہیں جن پر ابو حاتم رازی نے کلام کیا ہے۔ جن کو ان کی کتاب "الجرح والتعدیل" میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ اور ان راویوں کی روایات کی تعداد تقریبا چار سو دس ہے۔

v. ابن عدی کی رائے:

صحیح بخاری کے وہ راوی جن کے بارے میں ابن عدی نے "الکامل فی ضعفاء الرجال" میں کلام کیا ہے ان کی تعداد چھیالیس ہے اور ان راویوں کی روایات کی تعداد آٹھ سو ستر ہے۔

vi. ابن حبان کی رائے:

صحیح بخاری کے تقریبا چھیاسٹھ راوی ایسے ہیں جن پر ابن حبان نے اپنی کتاب "المجروحین" میں کلام کیا ہے۔ تفصیل کے لیے کتاب کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ان راویوں کی روایات کی تعداد تقریبا ایک سو ستر ہے۔

صحیح بخاری میں کچھ راوی ایسے بھی ہیں جن پر امام احمد بن حنبل نے کلام کیا ہے لیکن ان کی تعداد دس سے کم ہے۔

vii. امام نسائی کا نقطہ نظر:

امام نسائی نے صحیح بخاری کے چند راویوں کو ضعیف قرار دیا ہے ان کے بارے میں علامہ سیوطیؒ تدریب الراوی میں فرماتے ہیں

"أَنَّ النَّسَائِيَّ ضَعَّفَ جَمَاعَةً أَخْرَجَ لَهُمُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا" [4]۔

نسائی نے ایک جماعت کو ضعیف قرار دیا ہے جن سے شیخین یا ان میں کسی ایک نے روایت لی ہے۔

ان راویوں کی تعداد بیس کے قریب ہے۔

شبیر احمد از ہر میرٹھی نے ایک کتاب " صحیح بخاری کا مطالعہ بخاری کی کچھ کمزور احادیث کی تحقیق و تنقید " لکھی ہے۔ جس کا جواب حافظ ابو یحییٰ نور پوری نے کتاب " صحیح بخاری کا مطالعہ اور فتنہ انکار حدیث " لکھ کر دیا ہے یہ کتاب "کتاب سرائے "لاہور سے چھپی ہے۔

2. فن جرح وتعدیل کی حقیقت:

فن جرح وتعدیل انسانوں کی انسانوں کے بارے میں آراء ہیں جن میں یقینا خطاء کا احتمال موجود ہے۔ اس فن میں جلیل القدر ائمہ پر بھی کلام موجود ہے۔ نیز اکثر جلیل القدر شخصیات اس فن میں کلام سے محفوظ نہیں رہیں۔ اس صورت حال میں فن حدیث کے وہ ائمہ اور راوی جن کی عظمت اور جلالت پر اتفاق ہے ان پر ہونے والے انفرادی کلام کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی اور اس کلام سے ان کی حیثیت مجروح نہیں ہوگی۔ ورنہ اس دنیا میں شاید ہی کوئی شخصیت ہو جس پر کلام نہ ہوا ہو۔

3. شیخ البانی کے نزدیک بخاری میں ضعیف راوی:

شیخ ناصر الدین البانیؒ کچھ عرصہ قبل کے ایک معروف محدث ہیں۔ جنہوں کے صحت وضعف احادیث کا
ایک تجدیدی کام کیا ہے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد تین سو سے زائد ہے۔ شیخ نے بخاری اور مسلم کی چند روایات کو بھی ضعیف قرار دیا ہے۔ نیز سنن اربعہ کو صحیح اور ضعیف کے نام سے دو حصوں میں علیحدہ کیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ شیخ البانیؒ نے صحیح بخاری کے کچھ راویوں کو ضعیف بھی قرار دیا ہے۔ ذیل میں ہم ان راویوں کا تذکرہ کرتے ہیں جن کو شیخ البانیؒ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

1. **إبراهيم السكسكي**
2. شیخ ناصر الدین البانیؒ اپنی کتاب **سلسلة الأحاديث الصحيحة** میں ابراھیم السکسکی کے بارے میں فرماتے ہیں
3. **"(السكسكي) وإن أخرج له البخاري؛ ففيه كلام من قبل حفظه، يمنع من الحكم على إسناده بالصحة"**[5]

4. بخاریؒ نے اس سے روایت لی ہے لیکن یہ اس کے حافظے کے لحاظ سے اس میں کلام ہے جو اس کی سند پر صحت کے حکم سے مانع ہے
5. اسی طرح شیخؒ اپنی کتاب **إرواء الغليل** میں فرماتے ہیں
6. **"قلت: والسكسكی هذا فيه ضعف وإن أخرج له البخاری"** [6]۔
7. صحیح بخاری میں **إبراهيم السكسكي** کی روایات کی تعداد 02ہے۔

8. **أبو بكر بن عياش**

1. شیخ البانیؒ اپنی کتاب **إرواء الغليل** میں ابو بکر بن عیاش کے بارے میں فرماتے ہیں
2. **"قلت: وهذا إسناد ظاهره الصحة فإن رجاله ثقات، غير أن أبا بكر بن عياش وإن كان من رجال البخاری ففی حفظه ضعف"**
3. کہ ابو بکر بن عیاش اگرچہ رجال بخاری میں سے ہے لیکن اس کے حافظے میں ضعف ہے [7]۔
4. صحیح بخاری میں **أبو بكر بن عياش** کی روایات کی تعداد 04اور متابعات کی تعداد 02ہے۔

9. **أبي بن عباس**

1. شیخ البانیؒ اپنی کتاب سلسلة الأحاديث الضعيفة میں ابی بن عباس کے بارے میں فرماتے ہیں
2. " أبي بن عباس؛ ضعيف كما في "التقريب"، مع أنه من رجال البخاري"
3. کہ ابی ابن عباس رجال البخاری ہونے کے باوجود ضعیف ہے [8]۔
4. صحیح بخاری میں **أبي بن عباس** کی روایات کی تعداد 02ہے۔

10. **زهير بن محمد**

1. شیخ البانیؒ اپنی کتاب سلسلة الأحاديث الضعيفة میں کے بارے میں فرماتے ہیں
2. "قلت: زهير بن محمد هو أبو المنذر الخراساني الشامي، وهو ضعيف" [9]۔
3. صحیح بخاری میں زهير بن **محمد** کی ایک روایت ہے۔

11. **شريك بن عبد الله**

1. شیخ البانیؒ اپنی کتاب **تمام المنة** میں شریک بن عبد اللہ القاضی کے بارے میں فرماتے ہیں
2. **"قلت: وفيه نظر لأن في إسناده شريك بن عبد الله القاضي وهو ضعيف لسوء حفظه"**

3. کہ عبد اللہ القاضی اپنے حافظے کی خرابی کی وجہ سے ضعیف ہیں[10]۔

4. صحیح بخاری میں **شريك بن عبد الله** کی روایات کی تعداد 13 ہے۔

12. **عاصم بن علي**

13. شیخ البانیؒ اپنی کتاب **سلسلة الأحاديث الضعيفة** میں عاصم بن علی کے بارے میں فرماتے ہیں

14. **"وعاصم بن علي – وهو: الواسطي –: فيه ضعف مع كونه من رجال البخاري"**

15. کہ باوجود بخاری کا راوی ہونے کے اس میں ضعف ہے[11]۔

16. صحیح بخاری میں **عاصم بن علي** کی روایات کی تعداد 09 ہے۔

17. **عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار**

1. شیخ البانیؒ اپنی کتاب **سلسلة الأحاديث الضعيفة** میں عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار کے بارے میں فرماتے ہیں
2. **"فإن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار – وإن كان من رجال البخاري ففيه كلام كثير"**
3. عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن دینار اگرچہ بخاری کا راوی ہے لیکن اس میں کثیر کلام ہے[12]۔
4. صحیح بخاری میں **عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار** کی روایات کی تعداد 10 ہے۔

18. **عبد الله بن صالح**

1. شیخ البانیؒ اپنی کتاب **سلسلة الأحاديث الضعيفة** میں عبد اللہ بن صالح کے بارے میں فرماتے ہیں
2. **"وهذا سند رجاله كلهم ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن صالح فمن رجال البخاري وحده، وفيه ضعف"**
3. کہ عبد اللہ بن صالح صرف رجال البخاری میں سے ہے اور اس میں ضعف ہے[13]۔
4. صحیح بخاری میں **عبد الله بن صالح** کی روایات کی تعداد 03 ہے۔

19. **عبيد الله بن الأخنس**

a. شیخ البانیؒ اپنی کتاب **أصل صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم** میں راوی عبید اللہ بن الاخنس کے بارے میں فرماتے ہیں

b. **"وعبيد الله هذا، وإن كان من رجال الشيخين؛ ففي حفظه ضعف"**

c. اور یہ عبید اللہ اگرچہ رجال الشیخین میں سے ہے پس اس کے حافظے میں ضعف ہے[14]۔

d. صحیح بخاری میں **عبيد الله بن الأخنس** کی روایات کی تعداد 02 ہے۔

20. عمر بن حفص

21. شیخ البانیؒ اپنی کتاب موسوعة الألباني في العقيدة میں عمر بن حفص کے بارے میں فرماتے ہیں

22. " قلت: وهذا إسناد ظاهرة الصحة؛ فإن رجاله كلهم ثقات رجال الشيخين، لكن في عمر بن حفص بن غياث شيء من الضعف"

23. کہ اس سند کے سارے راوی ثقہ، بخاری کے ہیں لیکن عمر بن حفص بن غیاث میں کچھ ضعف ہے [15]۔

24. صحیح بخاری میں عمر بن حفص کی روایات کی تعداد تقریبا90 ہے۔

25. عمرو بن مرزوق

a. شیخ البانیؒ اپنی کتاب سلسلة الأحاديث الضعيفة میں عمرو بن مرزوق کے بارے میں فرماتے ہیں

b. "قلت: عمرو بن مرزوق من رجال البخاري وهو صدوق له أوهام"

c. کہ عمرو بن مرزوق بخاری کے راویوں میں سے ہے اور وہ سچا ہے اس کو اوھام ہوتے ہیں [16]۔

d. صحیح بخاری میں عمرو بن مرزوق کی ایک روایت متابعات میں مذکور ہے۔

26. فضيل بن سليمان

a. شیخ البانیؒ اپنی کتاب سلسلة الأحاديث الضعيفة میں فضیل بن سلیمان کے بارے میں فرماتے ہیں

b. "الفضيل بن سليمان؛ وإن كان من رجال الشيخين، ففيه ضعف من قبل حفظه"

c. کہ فضیل بن سلیمان اگرچہ رجال الشیخین میں سے ہے اس کے حافظے میں ضعف ہے [17]۔

d. صحیح بخاری میں فضيل بن سليمان کی روایات کی تعداد 21 ہے۔

27. فليح بن سليمان

1. شیخ البانیؒ اپنی کتاب سلسلة الأحاديث الضعيفة میں فلیح بن سلیمان کے بارے میں فرماتے ہیں

2. "قلت: وفليح بن سليمان وإن احتج به الشيخان ففيه ضعف من قبل حفظه"

3. کہ اگرچہ شیخین نے اس کو حجت قرار دیا ہے اس کے حافظے میں ضعف ہے [18]۔

4. صحیح بخاری میں فليح بن سليمان کی روایات کی تعداد 19 ہے۔

28. كثير بن شنظير

1. شیخ البانیؒ اپنی کتاب سلسلة الأحاديث الضعيفة میں کثیر بن شنظیر کے بارے میں فرماتے ہیں

2. "وأما إعلاله بكثير بن شنظير فلا وجه له، فإنه من رجال الشيخين، وإن كان في حفظه ضعف"

3. کثیر بن شنظیر رجال الشیخین میں سے ہے اوراس کے حافظے میں ضعف ہے[19]۔

4. صحیح بخاری میں کثیر بن شنظیر کی ایک روایت مذکور ہے۔

29. **ليث بن أبي سليم**

1. شیخ البانیؒ اپنی کتاب سلسلة الأحاديث الضعيفة میں لیث بن ابی سلیم کے بارے میں فرماتے ہیں

2. **"قلت: وهذاإسناد ضعيف، رجاله ثقات رجال البخاري؛ غير ليث–وهو ابن أبي سليم –، وهو ضعيف مختلط"**[20]

3. کہ لیث بن ابی سلیم ضعیف، مختلط ہے۔

4. لیث بن ابی سلیم سے امام بخاریؒ نے ایک روایت متابعات میں ذکر کی ہے[21]۔

30. **يحيى بن سليم**

31. شیخ البانیؒ اپنی کتاب سلسلة الأحاديث الضعيفة میں یحییٰ بن سلیم کے بارے میں فرماتے ہیں

32. **"قلت: وهذا إسناد ضعيف، يحيى بن سليم الطائفي ضعيف لسوء حفظه"**[22]

33. کہ یحییٰ بن سلیم الطائفی اپنے حافظے کی خرابی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

34. صحیح بخاری میں یحیی بن سلیم کی روایات کی تعداد 02 ہے۔

35. **يعلى بن عبيد**

شیخ البانیؒ اپنی کتاب إرواء الغليل میں یعلیٰ بن عبید کے بارے میں فرماتے ہیں" **قلت: وهذا إسناد ثقات رجاله رجال البخارى , إلا أن يعلى بن عبيد مع ثقته وكونه من رجال الشيخين فإن فيه ضعفا"** [23]

یعلیٰ بن عبید میں اس کی ثقاہت اور بخاری کے راوی ہونے کے باوجود ضعف ہے۔

صحیح بخاری میں یعلی بن عبید کی کوئی روایت نہیں ہے۔اس بات کا تذکرہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے ھدی الساری میں کیا ہے[24]۔

شیخ ناصر الدین البانیؒ نے مذکورہ راویوں کو اپنی مختلف کتب میں ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ ضعف ان کی کتب سے صراحتا معلوم ہوتا ہے۔ متقدمین محدثین نے ان مذکورہ راویوں پر بھی کلام کیا ہے لیکن اس کلام کی نوعیت اس ضعف سے مختلف ہے جو شیخ البانیؒ نے ذکر کیا ہے۔

4. بخاری کے رواۃ سے متعلق دیگر محدثین کا نقطہ نظر:

بخاری کے راویوں پر شیخ البانی کی آراء کے بعد ہم دیگر محدثین بارے میں جائزہ لیتے ہیں کہ ان کا متکلم فیہ راویوں کے بارے میں نقطہ نظر کیا ہے۔ راقم کی رائے یہ ہے کہ محدثین بخاری کے راویوں پر ہونے والے کلام کی نوعیت کو واضح کرتے ہیں اور یہ واضح کرتے ہیں کہ یہ کلام روایت کی صحت پر اثرانداز نہیں ہوتا اور اس کی وجوہات بھی ذکر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ذیل میں ہم ان میں چند ایک کا جائزہ لیتے ہیں۔

1. حافظ ابن حجر عسقلانی کا نقطہ نظر:

1. حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اپنی کتاب فتح الباری کے مقدمہ کی الفصل التاسع میں صحیح بخاری کے متکلم فیہ راویوں پر ہونے والے کلام کے جوابات دیتے ہیں۔ ان راویوں کی تعداد چار سو سے زائد ہے۔ ان جوابات کے ساتھ ساتھ وہ دیگر ان محدثین کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں جنہوں نے ان متکلم فیہ راویوں کی توثیق کی ہے۔ ان راویوں میں وہ مذکورہ راوی بھی شامل ہیں جن کی شیخ البانیؒ نے تضعیف کی ہے۔ اس کی تفصیل ھدی الساری مقدمہ فتح الباری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

2. حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں اسباب جرح پر بحث فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری کے راویوں میں اسباب جرح موجود ہی نہیں ہیں۔ اس بحث کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

3. اسباب جرح کا مدار پانچ چیزوں پر ہے "**جَهَالَة الْحَال، غَلَط، مُخَالفَة ، دَعْوَى الِانْقِطَاع فِي السَّنَد، بِدْعَة**"۔

4. امام بخاریؒ کی یہ شرط ہے کہ راوی معروف بالعدالۃ ہو تو بخاری میں کوئی راوی بھی ایسا نہیں ہے جس پر **جَهَالَة الْحَال** کا اطلاق ہو۔

5. اسی طرح بخاری کے راویوں میں سے کوئی راوی ایسا نہیں ہے جس کی غلطی شواہد ومتابعات سے دور نہ ہو سکے لہذا یہ سبب جرح بھی بخاری کے راویوں سے دور ہو جاتا ہے۔

6. صحیح بخاری میں کوئی راوی ایسا نہیں ہے جو اپنے سے ثقہ راویوں کی جماعت کی مخالفت کرتا ہو جس کی وجہ سے روایت شاذ یا منکر ہو جاتی ہے۔

7. امام بخاریؒ کی ایک شرط ہے کہ سند متصل ہو لہذا دعوی انقطاع بھی بخاری کی روایات سے دور ہو جاتا ہے۔

8. صحیح بخاری میں کوئی راوی ایسا نہیں ہے جس میں ایسی بدعت ہو جو تمام ائمہ کے قواعد کے مطابق متفق علیہ موجب کفر ہو۔ لہذا بخاری کے راویوں سے بدعتی ہونے کا سبب بھی دور ہو جاتا ہے[25]۔

9. اسی طرح فتح الباری میں ہے

10. "**وَقَدْ تَقَرَّرَ أَنَّ الْبُخَارِيَّ حَيْثُ يُخَرِّجُ لِبَعْضِ مَنْ فِيهِ مَقَالٌ لَا يُخَرِّجُ شَيْئًا مِمَّا أُنْكِرَ عَلَيْهِ**"[26]

11. امام بخاری اگر کسی متکلم فیہ راوی سے روایت لیتے ہیں تو ایسی روایت نہیں لیتے جس پر نکیر ہو۔

12. ایک اور جگہ فرماتے ہیں

13. " وَإِنِ اشْتَرَطَ فِي الصَّحِيحِ أَنْ يَكُونَ رَاوِيهِ مِنْ أَهْلِ الضَّبْطِ وَالْإِتْقَانِ أَنَّهُ إِنْ كَانَ فِي الرَّاوِي قُصُورٌ عَنْ ذَلِكَ وَوَافَقَهُ عَلَى رِوَايَةِ ذَلِكَ الْخَبَرِ مَنْ هُوَ مِثْلُهُ انْجَبَرَ ذَلِكَ الْقُصُورُ بِذَلِكَ وَصَحَّ الْحَدِيثُ

2. عَلَى شَرْطِهِ"[27]

1. اگر راوی میں کوئی قصور ہو اور وہی روایت دوسری سند سے بھی مروی ہو تو وہ روایت بھی امام بخاری کی شرط کے تحت داخل ہو جاتی ہے۔

3. زین الدین عراقی کا نقطہ نظر:

1. حافظ ابن حجرؒ کے استاذ عراقی نے صحیحین یا ان میں سے کسی ایک کے متکلم فیہ راویوں پر ایک کتاب لکھی جس میں ان پر کیے جانے والے کلام کے جوابات بھی دیئے۔ اس کتاب کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ مسودہ معدوم ہو گیا تھا جس کی تبییض نہیں ہو سکی[28]۔

4. علامہ سیوطی کا نقطہ نظر:

1. علامہ سیوطیؒ تدریب الراوی میں فرماتے ہیں

2. " وَأُجِيبَ بِأَنَّهُمَا أَخْرَجَا مَنْ أُجْمِعَ عَلَى ثِقَتِهِ إِلَى حِينِ تَصْنِيفِهِمَا" [29]

3. ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ جس وقت یہ کتاب تالیف کی گئی اس وقت تک یہ راوی صحیح تھے۔

5. شاہ ولی اللہ کا نقطہ نظر:

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری و مسلم کی تمام روایات متصل مرفوع روایات قطعی طور پر صحیح ہیں اور یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفین تک متواتر ہیں۔

الفاظ یہ ہیں

" أما الصحيحان فقد اتّفق المحدثون على أَن جَمِيع مَا فيهمَا من الْمُتَّصِل الْمَرْفُوع صَحِيح بِالْقطعِ، وأنهما متواتران إِلَى مصنفيهما" [30]

صحیح بخاری کے راویوں پر ہونے والے کلام کا ایک جواب یہ بھی ہے کہ بخاری میں موجود تمام روایات صحیح ہونے کا مطلب یہ کہ وہ امام بخاری کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں۔ جس کی طرف امام بخاری کے اس قول میں اشارہ ملتا ہے

"ما ادخلت فی کتابی الجامع الا ما صح"

میں نے کتاب میں صرف صحیح روایات کو شامل کیا ہے۔

اس سے یہ بات بھی واضح ہوتے ہے کہ صاحب کتاب ہی اپنے ذکر کردہ راویوں کے بارے میں بہتر جانتا ہے۔

یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ متکلم فیہ راویوں سے امام بخاری نے جو روایات لی ہیں وہ زیادہ تر شواہد، متابعات اور تعلیقات پر مشتمل ہیں۔

مذکورہ وجوہات اور آراء کی بناء پر شیخ البانیؒ اور دیگر محدثین کی صحیح بخاری کے رجال کی تضعیف کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ بخاری کے رجال پر مختلف ادوار میں کلام ہوتا رہا ہے لیکن صحیح بخاری کے رجال کی عظمت اور ثقاہت اس کلام سے متاثر نہیں ہوتی۔

صحیح بخاری میں موجود روایات امام بخاری کی شرائط، معلومات اور اجتہاد کے مطابق صحیح ہیں نیز صحیح بخاری کے راویوں پر ہونے والا کلام ان راویوں کی جلالت و ثقاہت کو متاثر نہیں کرتا۔

5. خلاصہ کلام:

- متقدمین محدثین نے بخاری کے راویوں پر کلام کیا ہے۔ ان محدثین میں علامہ سخاوی، ابن الصلاح، علامہ عینی، ابو حاتم رازی، ابن عدی، ابن حبان اور امام نسائی شامل ہیں۔
- شیخ البانی نے بخاری کے 17 راویوں میں ضعف کی نشاندہی کی ہے۔ ان راویوں کی روایات کی تعداد 183 ہے۔
- بخاری کے راویوں پر ہونے والے کلام کا کئی محدثین نے دفاع کیا ہے۔ جن میں حافظ ابن حجر عسقلانی سرفہرست ہیں۔
- علامہ عراقی نے بخاری کے متکلم فیہ راویوں پر ہونے والے کلام کا جواب دیا ہے۔
- علامہ سیوطی نے بخاری کے متکلم فیہ راویوں پر ہونے والے کلام کا جواب دیا ہے۔
- شاہ ولی اللہ نے صحیح بخاری و مسلم کی تمام روایات کے متصل، مرفوع، اور قطعی صحت پر محدثین کے اتفاق کا قول کیا ہے۔
- متکلم فیہ راویوں سے امام بخاری نے جو روایات لی ہیں وہ زیادہ تر شواہد، متابعات اور تعلیقات پر مشتمل ہیں۔
- صحیح بخاری کے رجال کی عظمت اور ثقاہت اس کلام سے متاثر نہیں ہوتی۔
- صحیح بخاری میں موجود روایات امام بخاری کی شرائط، معلومات اور اجتہاد کے مطابق صحیح ہیں۔

حوالہ جات:

1 السخاوي، محمد بن عبد الرحمن (المتوفى: 902هـ)، فتح المغيث بشرح ألفية الحديث، مكتبة السنة – مصر، الطبعة: الأولى، 2003م، (1/ 45) -

2 ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمن، معرفة أنواع علوم الحديث، دار الفكر- سوريا، دار الفكر المعاصر – بيروت، 1406هـ - 1986م، (ص: 107)

3 العينى، محمود بن أحمد، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، دار إحياء التراث العربي – بيروت، (1/ 8)

4 السيوطي، عبد الرحمن بن أبي بكر، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، دار طيبة، (1/ 134)

5 الألباني، محمد ناصر الدين، سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض، الطبعة:الأولى،(7/ 1301)-

6 الألباني، محمد ناصر الدين ، إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل ، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثانية ، 1985م ، (2/ 346) -

7 إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل (2/ 100) -

8 الألباني، محمد ناصر الدين ، سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة (9/ 236)، دار المعارف، الرياض - الممكلة العربية السعودية، الطبعة: الأولى، 1412 هـ / 1992 م -

9 سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة (7/ 141) -

10 الألباني، محمد ناصر الدين ، تمام المنة في التعليق على فقه السنة، دار الراية، الطبعة: الخامسة (ص: 226) -

11 سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة (14/ 411) -

12 سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة (10/ 737) -

13 سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة (3/ 86) -

14 الألباني، محمد ناصر الدين، أصل صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع – الرياض، ط1،2006 م، (2/ 582) -

15 الألباني، محمد ناصر الدين ، موسوعة الألباني في العقيدة، مركز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامية وتحقيق التراث والترجمة، صنعاء – اليمن، الطبعة: الأولى، 2010 م (7/ 657) -

16 سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة (6/ 230) -

17 سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة (14/ 310) -

18 سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة (3/ 106) -

19 سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة (14/ 56) -

20 سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة (11/ 57) -

21 بخاري، محمد بن إسماعيل، المتوفي (256هـ)،الجامع الصحيح، قديمي كتب خانه مقابل آرام باغ كراچي،ط2، 1961ء، (248/1)،*حديث نمبر* 1707-

22 سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة (2/ 136) -

23 إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل (8/ 206) -
24 فتح الباري (1/ 454)
25 العسقلاني، أحمد بن علي، فتح الباري (1/ 384)، دار المعرفة - بيروت، 1379هـ
26 فتح الباري (1/ 189)
27 فتح الباري (9/ 635)
28 تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي (1/ 146) -
29 تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي (1/ 134)
30 الشاه ولي الله، أحمد بن عبد الرحيم، حجة الله البالغة (1/ 232)، دار الجيل، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، سنة الطبع: 1426 هـ -

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.